ماہنامہ الفرقان ربوہ

جون ۱۹۷۴ء

فون نمبر ۶۹۲

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

احباب جماعت احمدیہ کے نام

حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

اہم دعائیہ پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھو الناصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

حبی فی اللہ ۔ جان سے پیارے دوستو! السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں سلامتیں آپ پر ہر آن نازل ہوں ۔ وہ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو ۔ اور آپ کے ایمان و اخلاص
میں برکتیں نازل فرمائے ۔ ہر حال میں آپ کو استقامت بخشے اور روح القدس سے آپ کی مدد فرمائے ۔ آمین

جماعت احمدیہ اس وقت جن حالات سے گذر رہی ہے ان سے دنیا کے ہر خطہ کے احمدی دوستوں کو تشویش
ہے ۔ وہ بیحد کرب و اضطراب کی گھڑیاں گزار رہے ہیں ۔ مگر ان سب کا دکھ ان سب کی بے چینی اور بے قراری میرے
دل کی ہر دھڑکن میں پنہاں ہے اور میری ہر آن یہ کیفیت ہے کہ انما اشکوا بثی و حزنی الی اللہ ۔ دوست دریافت
کرتے ہیں کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئیے ۔ میرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم پر عمل کرو
کہ استعینوا بالصبر والصلوٰة ۔ استقامت ، صبر ، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو ۔ پس صبر کرو
اور دعائیں کرو ، صبر کرو اور دعائیں کرو ، صبر کرو اور دعائیں کرو اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر
رکھو ۔ درلمحہ دعاؤں میں صرف کرو ۔ یہی تمہاری امتیازی شان ہے اور اس سے تمہاری دین اور دنیا کی نجات وابستہ
ہے ۔ گریہ و زاری کے ساتھ خدا کو تم نے کب پکارا اور وہ تمہاری مدد کو نہ آیا ؟ وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار
ہے اور ہر درگذر کرنے والے سے زیادہ درگزر کرنے والا ہے اور ہر پیار کرنے والے سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے ۔ کسی ماں
کو اس کے بچے کی کربناک چیخ اس قوت سے اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی جس قوت سے اپنے عاجز بندوں کی عاجزانہ
آہ و زاری اسے اپنی طرف مائل کرتی ہے ۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر گریہ و زاری کرو اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل
میں گذارو ۔ مجسم دعا بن جاؤ اور ہر آن نصرت الٰہی کے منتظر رہو ۔

خدا تعالیٰ واحد و یگانہ پر ہمارا سارا اور کامل بھروسہ ہے اور اس کی رحمت کا سایہ ہمارے سروں پر ہے و
ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑے گا ۔

تمہیں سب سے زیادہ پیار کرنے والا تمہارے لئے رات دن بے چین اور تمہارے لئے محبت بھری دعائیں کرنے والا
اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ

مرزا ناصر احمد
خلیفة المسیح الثالث

۶ احسان ۱۳۵۳ ہش
۶ جون ۱۹۷۴ء

حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام
کی
شبیہ مبارک

پانچ اصحاب بصیرت احباب کی آراء

صفحہ [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں

جلد ۲۳ | ماہنامہ الفرقان ربوہ | جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ ہجری قمری
شمارہ ۶ | جون ۱۹۷۲ء | احسان ۱۳۵۱ ہجری شمسی

ترتیب

● احمدی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں (مدیر ماہنامہ فکر و نظر کا بیان)	ایڈیٹر	صـ۲
● اوّلین صحابہؓ کا دورِ امتحان	ایڈیٹر	۳
● حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کا عاشقانہ نعرہ (نظم)		۴
● حضرت مسیح موعودؑ کا تکفیر کرنیوالے علماء سے خطاب		۵
● حالاتِ حاضرہ اور ان کا علاج		۶
● شذرات	ایڈیٹر	۷
● البیان (سورۃ الانعام ع۱۳ کا سلیس ترجمہ مختصر تفسیری نوٹوں کے ساتھ)	ایڈیٹر	۹
● کربلا (نظم)	جناب امین اللہ خان صاحب سالکین	۱۲
● گزارش (نظم)	جناب مولوی محمد شفیع صاحب اشرف	۱۳
● تضمینِ حقائق (نظم)	جناب چودھری شبیر احمد صاحب	۱۴
● درس الحدیث (سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کفارِ مکہ کا منصوبہ)	ابوالعطاء	۱۵
● نہیں احمدیت کوئی شے نرالی (نظم)	جناب عبد المنان صاحب ناہید	۱۶
● حضرت امام مہدی علیہ السلام کے چہرۂ انور اور چہرۂ مبارک کے متعلق پانچ شہادتیں	جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد	۱۷
● درود شریف کے الفاظ کی دو اور روایتیں (ماخوذ)		۲۰
● نعت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم (نظم)	جناب آفتاب احمد صاحب بسمل	۲۱
● قرآن عظیم کا اعجاز	جناب مولوی انیس الرحمن صاحب بنگالی	۲۲
● ایڈیٹر کے نام ایک مکتوب	جناب حکیم مبارک احمد خان صاحب امین آبادی	۲۴

تعلیمی اور تبلیغی مجلہ
الفرقان

مدیر مسئول: ابوالعطاء جالندھری

تاریخ اشاعت ہر ماہ کی پندرہ تاریخ مقرر ہے

مجلس تحریر
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ
خان بشیر احمد صاحب رفیق۔ لندن
مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ
مولوی عطاء المجیب صاحب راشد "

معذرت

رسالہ کا اصل حجم ۵۲ صفحات ہے مگر اس مرتبہ ملکی مخدوش حالات کی وجہ سے کاغذ نہیں مل سکا اسلئے ۲۸ صفحات شائع ہو رہے ہیں۔ دورانِ سال یہ کمی پوری ہو جائے گی انشاء اللہ العزیز۔

اشتراک

پاکستان ۔۔۔ دس روپے
بیرون پاکستان۔ عام ڈاک ۱½ پونڈ
" " ہوائی ڈاک ۲½ "
فی پرچہ: ایک روپیہ

(طابع و ناشر: ابوالعطاء جالندھری ☆ پرنٹر: سید عبد الحی ☆ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ☆ مقام اشاعت: دفتر الفرقان۔ ربوہ)

احمدی رسولِ مقبول ﷺ کو خاتم النبیّین مانتے ہیں

مدیر ماہنامہ فکر و نظر پروفیسر محمد سرور صاحب کا بیان

کچھ عرصہ قبل مصر کے ایک عالم ابو زہرہ نے احمدیت کے متعلق ایک کتاب شائع کی۔ اس کا اُردو ترجمہ لائل پور کے ایک مولوی صاحب نے کیا۔ اس کتاب پر **تبصرہ** کرتے ہوئے مصنف کے فقرہ کہ "قادیانیوں کے افکار و آراء مسلمانوں کے اجماعی عقائد کے خلاف ہیں" کے ذکر پر ماہنامہ فکر و نظر راولپنڈی (اسلام آباد) کے فاضل مدیر جناب پروفیسر محمد سرور صاحب نے ذیل کا بیان شائع فرمایا تھا لکھتے ہیں :-

"جہاں تک ہم جانتے ہیں "قادیانی" یا احمدی جماعت اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان اجماعی عقائد میں سے صرف نوعیتِ نبوّت کے متعلق اختلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیّین ہونا احمدی بھی مانتے ہیں اور بقول ان کے مرزا صاحب نے اپنے آپ کو جن معنوں میں نبی کہا وہ نبوّتِ محمّدی کا ایک فیض اور ظلّ ہے۔ چنانچہ خود شیخ ابو زہرہ نے اس سلسلے میں مرزا صاحب کا ایک اقتباس دیا ہے جو یہ ہے :-

"اگر میں آپ کی اُمّت میں سے نہ ہوتا اور آپ کے طریقہ کی پیروی نہ کرتا تو مکالمہ ربانی سے مشرف نہ ہو پاتا اگرچہ میرے اعمال پہاڑوں کے برابر ہوتے اسلئے کہ نبوّتِ محمّدی کے سوا سب نبوّتیں منقطع ہو چکی ہیں۔ لہٰذا آپ کے بعد کوئی صاحبِ شریعت نبی نہ ہوگا البتہ غیر تشریعی نبی آسکتے ہیں لیکن اُن کا آپ کی اُمّت میں ہونا ضروری ہے۔"

مرزا صاحب نے تشریعی نبوّت اور غیر تشریعی نبوّت کی جو تقسیم کی ہے اس سے خواہ ہمیں لاکھ اختلاف ہو لیکن اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب اور اُن کے متبع احمدی رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیّین نہیں مانتے۔ یا وہ توحید کے منکر ہیں۔ یا ان کا عقیدہ قرآن اور احادیث پر نہیں۔ بلکہ جہاں تک ہم جانتے ہیں مرزا صاحب نے اپنی جماعت سے یہاں تک کہا تھا کہ وہ فقہ میں فقہ حنفی کی پابندی کریں۔

غرض نبوّت کو اس طرح ماننے پر ہم انہیں بے شک مؤوّل (تاویل کرنے والے) کہہ سکتے ہیں جیسا کہ مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم کی رائے تھی لیکن انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا جیسا کہ شیخ ابو زہرہ نے قرار دیا ہے ہمارے نزدیک زیادتی ہے۔" (ماہنامہ فکر و نظر بابت مئی ۱۹۶۵ء صفحہ ۵۳)

الفرقان :- ہمارے نزدیک اہلِ علم و اقتدار اصحاب کو حقیقت پر غور کرنا ضروری ہے اور اپنے عقیدہ آمدِ مسیح بن مریم کو بھی مدّ نظر رکھنا چاہیئے +

اوّلین صحابہؓ کا دَورِ امتحان

قرآن پاک نے اس واقعہ کو ہمیشہ یاد رکھنے کی تلقین فرمائی ہے!

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبیٔ پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں سے افضل اعلیٰ اور برتر قرار دیا اور آپؐ کو جو اُمّت عطا فرمائی اسے خَیْرَ اُمَّۃٍ ٹھہرایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں بھی سب نبیوں کی قربانیوں بڑھ کر تھیں اور آپؐ کے اوّلین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیاں بھی پہلی تمام اُمّتوں کی قربانیوں سے بڑھ کر تھیں۔

قرآن مجید نے اس **حقیقت** کو مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے اور ایک جگہ اس ابتدائی حالت کی ایک کیفیت بیان فرما کر ارشاد فرمایا ہے کہ اسے ہمیشہ یاد رکھا جائے اور اُمّتِ مُسلمہ کبھی اسے اپنی نظروں سے اوجھل نہ کرے۔ صحابہؓ خود بھی یاد رکھیں تا وہ **ابتدائی مظلومیت** کے بعد خدا تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں اور ساری اُمّت بھی صحابہ کرامؓ کی اس عظیم اور بے مثال قربانی کو ہمیشہ یاد کرتی رہی تا انہیں کبھی یہ گمان نہ پیدا ہو جائے کہ ہم اپنی طاقت یا اکثریت سے کچھ کر سکتے ہیں اور خدائی قدرت کا نظارہ ان کی نظروں سے مخفی ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سورہ انفال میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (انفال ع۳)

اے مسلمانو! اس واقعہ کو ہمیشہ یاد رکھنا اور کبھی نہ بھلانا جب تم تعداد میں تھوڑے تھے اور مُلک میں نہایت **کمزور** اور بے سہارا سمجھے جاتے تھے۔ تم ہر وقت ڈرتے رہتے تھے کہ دشمن تمہیں اچک کر نہ لے جائیں تب اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے **ٹھکانہ** بنایا اور اپنی خاص نصرت سے تمہیں **تائید و تقویت** عطا فرمائی اور تمہارے لئے **پاکیزہ رزق** مہیا فرمائے تاکہ تم ہمیشہ اس کے شکر گزار بندے بنے رہو۔

اس آیت میں ابتدائی مسلمانوں کی تین حالتوں کو قابلِ یاد قرار دیا ہے (۱) ان کی تعداد تھوڑی تھی وہ **قلیل** تھے۔ (۲) انہیں سب لوگ **ضعیف** اور **بے سہارا** قرار دیتے تھے اور مُلک میں وہ کمزور تر سمجھے جاتے تھے (۳) دشمنوں کی مخالفت اور معاندت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ابتدائی صحابہؓ ہر لحظہ یہ خطرہ محسوس کرتے تھے کہ دشمن ہم پر حملہ آور ہو کر ہمیں **تباہ** نہ کر دیں، **اُچک** کر نہ لے جائیں۔

ان تین حالتوں کے مقابل خداوند تعالیٰ اپنے ان **مومن بندوں** سے کیا سلوک فرماتا ہے۔ فرمایا کہ (۱) تم

تھوڑے تھے میں نے تمہیں پناہ دی، تمہاری حفاظت کی، تمہارے لئے ٹھکانہ بنا دیا۔(۲) تم ضعیف اور کمزور تھے میں نے اپنی قدرت سے تمہیں طاقت اور قوت بخشی۔(۳) تمہاری زندگی کو ہر وقت خطرہ تھا تمہیں معیشت کے تباہ کئے جانے کا ہر گھڑی خوف تھا میں نے تمہیں پاکیزہ زندگی عطا کی اور پاکیزہ رزق با فراط بخشا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! اے مسلمانوں کی آئندہ نسلو! ہماری اس قدرت کو یاد رکھنا۔ اگر کبھی تم پر ایسا وقت آجائے تو مایوس نہ ہو جانا، گھبرا نہ جانا بلکہ پورے ایمان اور کامل توکل سے تقویٰ کی زندگی اختیار کرتے ہوئے اپنے ربِّ قوی و قادر کے آستانہ پر جھکنا۔ وہ زندہ خدا ہے اور اس کی قدرتیں ہمیشہ زندہ اور منصۂ شہود پر آتی رہی ہیں جن پاکباز صحابہؓ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہولناک دنوں میں قربانی کا بہترین نمونہ قائم کیا تھا آج بھی ہماری رُوحیں انہیں سلام کہتی ہیں اور ہماری زبانیں ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتی ہیں۔ اللّٰھم صلّ علی النبی محمدٍ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ آمین یا ربّ العٰلمین +

کلام الامام امام الکلام

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا عاشقانہ نعرہ

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمده از مادریم — هم بریں از دارِ دُنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست — بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسُولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مُدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرُّسل خیر الانام
ہر نبوّت را برو شد اختتام

حضرت مسیح موعودؑ کا تکفیر کرنیوالے علماء سے خطاب

مخلص احمدیوں کی بے نظیر قربانیوں کا ذکر

ذیل کے چند اشعار براہین احمدیہ حصہ پنجم کے لمبے عربی قصیدہ سے ماخوذ ہیں۔ اُردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ موجودہ حالات میں احباب توجہ سے مطالعہ فرمائیں ——————(مدیر)

أَثَرْتَ غُبَارًا لِلْأُنَاسِ لِيَحْسَبُوْا ‏ ‏ ‏ وُجُوْدِيْ مُضِلًّا لِلْوَرٰى وَلْيُكَفِّرُوْا

تُونے (اے مکفر!) لوگوں کے لئے غبار اُڑایا تا وہ میرے وجود کو مخلوق کے لئے گمراہ کنندہ سمجھیں اور مجھے کافر ٹھہرائیں

فَأَلْهَمَ لِيْ رَبِّيْ قُلُوْبًا لِيَرْجِعُوْا ‏ ‏ ‏ إِلَيَّ فَصِرْنَا مَرْجَعَ الْخَلْقِ فَانْظُرُ

پھر میرے ربّ نے میری خاطر بہت سے دلوں کو الہام کیا کہ وہ میری طرف رجوع کریں پس ہم مرجعِ خلائق بن گئے تم اس نظارہ کو دیکھو

كَبَيْتٍ إِذَا طَافَ الْمُلَبُّوْنَ حَوْلَهُ ‏ ‏ ‏ أُزَارُ وَلِيْ تُؤْذَى النُّفُوْسُ وَتُنْحَرُ

ایک عظیم گھر کی طرح جب تلبیہ کہنے والے اسکے گرد چکر لگاتے ہیں۔ میری زیارت کی جائے گی اور میری وجہ سے بہت سے انسانوں کو اذیت پہنچائی جائے گی اور انہیں ذبح کیا جائے گا۔

تُرِيْدُوْنَ تَوْهِيْنِيْ وَرَبِّيْ يُعِزُّنِيْ ‏ ‏ ‏ تُرِيْدُوْنَ تَحْقِيْرِيْ وَرَبِّيْ يُوَقِّرُ

تم لوگ میری توہین چاہتے ہو میرا رب میری عزّت قائم کرتا ہے۔ تم لوگ میری تحقیر کے خواہاں ہو اور میرا رب میری عظمت قائم کرتا ہے

أَتَبْغِيْ بِمَكْرِكَ ذِلَّتِيْ وَهَلَاكَتِيْ ‏ ‏ ‏ فَذٰلِكَ قَصْدٌ لَسْتَ فِيْهِ مُظَفَّرُ

کیا تُو اپنے مکر سے میری ذلت اور ہلاکت چاہتا ہے۔ مگر یہ وہ مقصد ہے جس میں تُو کبھی کامیاب نہ ہو سکے گا

فَدَعْ أَيُّهَا الْمَجْنُوْنُ جَهْدًا مُضَيَّعًا ‏ ‏ ‏ كَمِثْلِيْ نَخِيْلٌ بَاسِقٌ لَا يُبَعْثَرُ

اے مجنون! تو اس ضائع جانے والی کوشش کو ترک کر دے۔ میرے جیسے بلند و بالا مضبوط کھجور کو اکھاڑا نہیں جا سکتا

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حالاتِ حاضرہ اور ان کا علاج

بیکسے شد دینِ احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمدؐ کار نیست

ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمیکہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست

اے مسلماناں خدارا یک نظر برحالِ دیں
آنچہ مے بینیم بلاہا حاجتِ اظہار نیست

آتش افتاد است در رختش بخیزید اے یلاں
دیدنش از دور کارِ مردمِ دیندار نیست

ہر زماں از بہرِ دیں در خوں دلِ من مے تپد
محرمِ ایں دردِ ما جز عالمِ اسرار نیست

آنچہ بر ما میرود از غم کہ داند جز خدا
زہر مینوشیم لیکن زہرۂ گفتار نیست

خونِ دیں بینیم رواں چوں کشتگانِ کربلا
اے عجب ایں مردماں را مہرِ آں دلدار نیست

اندریں وقتِ مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

ایخدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را
آنکہ او را فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست

اے برادر بیخبر وز ایامِ عشرت ہا بود
دائما عیش و بہارِ گلشن و گلزار نیست

(درثمین فارسی)

شذرات

۱۔ قرآنی تعلیم کی امتیازی شان

اسلام دینِ فطرت ہے اور قرآن مجید اللہ تعالےٰ کا کامل کلام ہے۔ قرآنی تعلیم کا ایک امتیاز یہ ہے کہ وہ جامع اور انسانی عقل کو اپیل کرنے والی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے منوانے کے لئے کسی قسم کے تشدد یا جبر و اکراہ کی ضرورت نہیں۔ اسلام کے سارے اصول اور اس کی جملہ تعلیمات دلیل و برہان کے ذریعہ سے انسانی ذہنوں میں راسخ ہو جاتی ہیں اور انسانوں کے دل انہیں شرح صدر کے ساتھ قبول کر لیتے ہیں۔

اسی بناء پر قرآن مجید نے واضح اعلان فرمایا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (سورۂ بقرہ) کہ دینِ اسلام کے لئے کسی جبر و اکراہ کی ضرورت نہیں کسی کو اس کے ماننے کیلئے مجبور کرنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کیونکہ اسلام اور قرآن کی حقانیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور بالمقابل گمراہی بھی نمایاں ہے حق و باطل میں دلائل و براہین کے رُو سے کھلا فرق ظاہر ہو گیا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکھف ع)

اے رسول! تو کہدے کہ یہ دین تمہارے رب کی طرف سے سچا دین ہے اس کی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں باقی رہا تمہارے ماننے کا سوال تو یہ تمہارے اپنے اختیار میں ہے جو چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے اس سے انکار کر دے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایمان لانے والوں کو اجر ملے گا اور انکار کرنے والوں کو آخرت میں سزا دی جائے گی۔

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (یونس ع) کہ اگر اللہ تعالےٰ جبر کرتا تو زمین کے سب لوگ ایماندار بن جاتے مگر اس نے خود جبر کو روا نہیں رکھا۔ کیا اندریں حالات اے رسول! تو لوگوں کو مومن بننے کے لئے مجبور کرے گا؟ یعنی ایسا روا نہیں ہے۔

یہی اسلام کی یہ ایک امتیازی شان ہے کہ وہ دلیل و برہان پر تمام عقائد و ایمانیات کی بنیاد رکھتا ہے اور مذہب کے بارے میں کسی قسم کا جبر و اکراہ جائز قرار نہیں دیتا۔

۲۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہترین نمونہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے **اسوۂ حسنہ** قرار دیا ہے۔ آپؐ کی پیروی کرنا فرض ہے اور بجز اس اتباع کے انسان اللہ تعالےٰ کا محبوب نہیں بن سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر پہلو سے نمونہ ہے۔ ایک پہلو آپؐ کی زندگی کا یہ ہے کہ آپؐ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے اس سے دعائیں مانگتے تھے۔ ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو ہی حاجت روا

یقین کرتے تھے۔ احادیثِ نبویہ میں وہ تمام دعائیں درج ہیں جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام اور دیگر تمام اوقات میں پڑھتے تھے سوتے جاگتے، چلتے پھرتے، گھر میں آتے، گھر سے نکلتے، سفر میں، حضر میں، مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے، بلندی پر چڑھتے، پستی کی طرف اُترتے، سواری پر بیٹھتے اور منزل پر پہنچتے، نئے چاند کو دیکھتے، سورج کے طلوع اور غروب کے اوقات میں، آندھی کے آنے کے وقت میں، بادلوں کے گرجتے وقت، بارش کے برستے وقت، کھاتے پیتے، غرض زندگی کے تمام لمحات میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق اور رب کو یاد کرتے تھے، اس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے تھے اور ہر چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔ جب دشمن آپؐ پر حملہ آور ہوتے تھے تب بھی آپؐ اللہ ہی پر توکل کرتے اور اسی سے دعائیں مانگتے تھے۔

غزوۂ بدر میں آپؐ نے نہایت الحاح سے بارگاہِ ربّ العزۃ میں دعا کی کہ اے خدا! اگر اس چھوٹی سی توحید کی علمبردار صحابہ کی یہ جماعت اس جنگ میں ہلاک ہوگئی تو تیری عبادت کون کرے گا؟ غزوۂ احزاب میں جب چاروں طرف سے دشمنوں نے مدینہ کو گھیر لیا تھا اور مسلمانوں پر انتہائی تکلیف دہ وقت آگیا تھا اس وقت بھی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزانہ عرض کیا:۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ
الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ
اِھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ (مشکوٰۃ المصابیح)

کہ اے قرآن کے نازل کرنے والے خدا! جلد حساب لینے والے خدا! اے اللہ! تُو ان لشکروں کو شکست دے، ان کو شکست دے اور ان پر زلزلہ لے آ۔

درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعائیں ہی ہر مرحلہ پر اسلام کی ترقی اور دشمنوں کی ناکامی و نامرادی کا موجب بنی تھیں۔ نادان مخالفین اسلام غلط کہتے ہیں کہ اسلام تلوار سے یا جبر سے پھیلا تھا۔

۳۔ پاکستانی مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکریہ

روزنامہ امروز لاہور رقمطراز ہے:۔

"پاکستان کے مسلمانوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں مذہب کے نام پر کرتے ہیں ہم نے تقریباً تمام مسلم ممالک کی تاریخ پر نظر ڈالی ہے اور بالخصوص اس دور میں جب کہ ہر مسلم مملکت کے مسائل حد سے زیادہ گھمبیر ہوگئے ہیں وہاں مسلمان یا وہاں کی اقلیتیں مذہب کے نام پر ہنگامہ آرائی نہیں کرتیں ... ہر بات پر ہنگامہ، ہر معاملے میں محاذ آرائی، ہر مرحلہ پر ہڑبونگ صرف عوام نہیں کر رہے بلکہ اس کے پس پردہ تار ہلائے جا رہے ہیں اور تار ہلانے والے یہ بات شاید بھول گئے ہیں کہ اگر ملک و ملت کی بنیادیں کمزور ہوگئیں تو یہ عظیم عمارت زیادہ دیر تک کھڑی نہیں رہ سکے گی اور اس میں سب ہی دب کر رہ جائیں گے"

(امروز لاہور ۹ر جون ۸۴ء)

الفرقان۔ یہ ایک توجہ طلب اقتباس ہے۔ اے کاش کہ مسلمان آنکھیں کھولیں اور ملک و ملت کی بہتری کے لئے کام کریں۔

البیان

بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَّهُ

ابتدائی طور پر بغیر سابق نمونہ کے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنیوالا ہے۔ اس کے لئے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس کے لئے بیوی

صَاحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ذٰلِكُمُ

نہیں ہے۔ ہاں اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔ یہ

اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ

اللہ تمہارا رب اور پروردگار ہے۔ اسکے سوا کوئی قابل پرستش وجود نہیں۔ وہ ہر چیز کا خالق ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ

ہر چیز پر کارساز ہے۔ آنکھیں یا حواس اس کا ادراک نہیں کر سکتے البتہ وہ حواس کو ادراک عطا فرماتا ہے۔

وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ

وہ بہت لطیف ہے اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بصیرت افروز تعلیمات اور نشانات آ گئے ہیں جو

تفسیر اس رکوع کی دس آیات ہیں پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اسلامی تصور کو پیش فرمایا ہے کہ وہ واحد ہے ہر چیز کا خالق ہے نہ اس کا بیٹا ہے نہ بیوی ہے وہ علیم مطلق ہے۔ موجودہ عیسائیت اور بعض دوسرے مذاہب جو خدا کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں ان کی کس لطیف رنگ میں تردید فرمائی ہے فرمایا کہ اگر اس کا بیٹا ہونا چاہیئے تو اسکے لئے بیوی کا ہونا ضروری ہے اور ان میں باہم تعلق ضروری ہے۔ یہ امر عقلاً بھی اور واقعہ کے لحاظ سے بھی محال ہے اسلئے خدا کے بیٹے کا عقیدہ بے بنیاد اور باطل ہے۔ اللہ کے خالق کل اور علیم مطلق ہونے کا یہی تقاضا ہے کہ اس کا کوئی شریک اور ہمسر نہ ہو۔ دوسری آیت میں عبادت کی بنیاد خالقیت اور کارساز ہونے پر رکھی گئی ہے یعنی اسکو معبود بنانا چاہیئے جو "خالق کل شیٔ"

أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝

بصیرت حاصل کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کی جان کو ہے اور جو اندھا ہو جاتا ہے اس کا وبال اسی کی جان پر ہوگا۔ میں تم پر نگران اور داروغہ نہیں ہوں۔

وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ

اسی طرح ہم (حجت پوری کرنے کیلئے) آیات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں۔ اس کا انجام یہ ہو جاتا ہے کہ وہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ تو نے خوب پڑھ رکھا ہے۔

يَعْلَمُونَ ۝ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ

ہمارا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اس کتاب کو علم رکھنے والے لوگوں کیلئے خوب کھول کر بیان کر دیں۔ اے پیغمبر تو اسی کی پیروی کرتا چلا جا جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر وحی کیا گیا ہے۔

وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا

اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ شرک کرنیوالے لوگوں سے اعراض کر۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ ہرگز شرک نہ کر سکتے۔

جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَلَا

ہم نے تجھ کو ان پر محافظ مقرر نہیں کیا۔ تو ان کا کارساز اور ذمہ دار نہیں ہے۔ جن معبودوں کو

تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

یہ مشرک لوگ پکارتے ہیں ان کو بھی گالی مت دو ورنہ وہ بھی محض جہالت اور زیادتی کی راہ سے اللہ کو گالی دیں گے۔

ہو اور "علیٰ کل شیءٍ وکیل" بھی ہو۔ پس خدائے واحد کے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں۔ تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفت لطیف اور خبیر کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ اور بندوں کے تعلق کی نوعیت بیان فرماتی ہے۔ فرمایا انسانی قویٰ اور آنکھیں از خود اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا ادراک نہیں کر سکتیں وہ وراء الوریٰ ہستی ہے اور لطیف ہے لیکن اللہ تعالیٰ بوجہ خبیر ہونے کے انسان کو اپنی صفات سے آگاہ فرماتا ہے اور اپنی ذات کی شناخت عطا فرماتا ہے۔

گویا ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

چوتھی آیت میں [illegible] فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] دیئے گئے ہیں۔ لفظ بصائر بصیرۃ کی جمع ہے۔ ہر وہ بات جو انسانی دماغ کو روشن کر دے [illegible] بھی مراد ہے اور ہستی باری تعالیٰ کا یقین پیدا کرنے والے آسمانی نشانات اور معقول دلائل بھی مراد ہیں۔ فرمایا کہ رسول تمہارا ذمہ دار نہیں ہے وہ پیغامِ حق پہنچا چکا ہے اب یہ تمہارا اپنا کام ہے کہ

كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ

ہم نے اسی طرح ہر قوم کیلئے ان کا اپنا عمل خوبصورت بنا دیا ہے اور وہ اسکی پیروی کرتے چلے جاتے ہیں۔ انجامکار ان کا لوٹنا انکے رب کے پاس ہوگا

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

وہ ان کو ان کے اعمال سے پوری طرح آگاہ فرما دے گا۔ ان لوگوں نے اللہ کا نام لیکر بڑی سخت قسمیں کھا رکھی تھیں کہ

لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

اگر ان کے پاس کوئی نشان آگیا تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔ اے رسول! ان سے کہدے کہ نشانات تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اب تمہیں کونسی

مَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَنُقَلِّبُ

چیز یہ شعور دلائے کہ جب وہ نشانات بھی آجائیں گے تب بھی وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ ہم ان کے

اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ

دلوں اور آنکھوں کو اسلئے پھیر دیں گے کہ وہ پہلی مرتبہ اس پر ایمان نہ لائے تھے بلکہ انکار کر دیا تھا

۱۳ ع ۱۰ ۱۹ وَنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○

اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیں گے۔

بصیرت و بینائی حاصل کر و یا آنکھیں بند کر کے ضلالت و گمراہی کا شکار رہ جاؤ۔ پانچویں آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم تو انسانوں کو سمجھانے کیلئے بار بار مختلف انداز میں بات کو واضح کرتے ہیں مگر مخالفین ہمارے اس طریق کو بھی تمسخر کا ذریعہ بنا لیتے ہیں وہ رسول کو کہنے لگ جاتے ہیں کہ وہ خوب پڑھ پڑھ کر یہ باتیں بار بار دہراتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ تاہم اہل علم ہمارے اس طریق سے ضرور فائدہ اٹھاتے ہیں انکے لئے بات بالکل کھل جاتی ہے چھٹی آیت میں رسول اور آپ کے متبعین کا مسلک یہی قرار دیا ہے کہ وہ وحی الہی کی پیروی کرتے جائیں جب اللہ ہی ساری کائنات کا معبود ہے اور مشرک لیڈر رویہ میں غلط کار ہیں تو ان سے اعراض کرتے ہوئے اپنے فرض عبادت کو پوری توجہ سے بجا لاتے رہنا چاہیے۔ ساتویں آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول مشرکین کے عقائد و اعمال کے ذمہ دار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مذہب کے بارے میں دنیا میں ہر انسان کو آزادی دے رکھی ہے جب وہ خود جبر نہیں کرتا تو کسی دوسرے انسان کو مذہب میں جبر کی کس طرح اجازت دی جاسکتی ہے؟

کربلا

(محترم جناب امین اللہ خان سالکین - ربوہ)

کیا کام آگیا ہے نواسہؓ رسولؐ کا
زندہ ہے آج بھی وہی اسوہ رسولؐ کا

تازہ ہوئی روایتِ آبا سپہ گری
لختِ جگر تھا پاک وہ زہرا بتولؓ کا

ملت کو پھر نصیب ہوئے جاں نثارِ حق
عقدہ کھلا ہے حرفِ "ظلوم جہول" کا

ہے چور چور جسم تو چہرہ لہولہان
یا پھر حجاب ایک تھا بس خاک دھول کا

دشمن کو پاسِ حق، نہ کچھ پاسِ صغرِ سنی
اصغر ہوا شہید، اک چہرہ تھا پھول کا

کیونکر لٹے نہ سبطِ نبیؐ کی سپاہ میں
ظلمِ عظیم ہے یہ بشر کے ذہول کا

خوں اور خوں بھی آلِ محمدؐ کا، الاماں!
کیا نطق ساتھ دے سکے روحِ طول کا

نذرِ حسینؓ! ہدیۂ بے اختیارِ شوق
حاصل اسے شرف ہو دعائے قبول کا

گزارش

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

(محترم جناب مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مبلغ انڈونیشیا)

سیدی! آئیں یہاں، آکے ذرا دیکھیں تو
اپنے عشاق کا اندازِ وفا دیکھیں تو

فرشِ رہ کب سے کئے دیدہ و دل بیٹھے ہیں
کس طرح سینوں میں ہے حشر بپا دیکھیں تو

جذبۂ شوق و محبت کا کریں اندازہ
آپ کے نام پہ کیسے ہیں فدا دیکھیں تو

کس طرح آپ کے آنے کی ہے امید بندھی
کس طرح رہتے ہیں مصروفِ دعا دیکھیں تو

منتظر آپ کے شدت سے ہیں سب چھوٹے بڑے
جانے کب سے ہے انہیں شوقِ لقاء دیکھیں تو

آپ کی دید سے محرومی بڑی کلفت ہے
آپ آجائیے اب بہرِ خدا دیکھیں تو

غرب بھی آپ کا ہے شرق بھی اب آپ کا ہے
یاں بھی اِک بار ذرا آکے شہا! دیکھیں تو

ایک مغرب ہی نہیں یاں بھی ہے ہوا شمس طلوع
یاں بھی ہے نیرِ حق جلوہ نما دیکھیں تو

قابلِ رشک ہے اخلاص و محبت کی فضا
کیسا ماحول ہے ایمان فزا دیکھیں تو

حضرت مہدیٔ موعود کی برکت سے یہاں
کس طرح ہوتی ہے تائیدِ خدا دیکھیں تو

آپ کے ساتھ خدا نے جو کئے ہیں وعدے
پورے ہوتے ہوئے یاں صبح و مسا دیکھیں تو

آپ کے آنے سے آجائے گا اِک دورِ نیا
یہ جزائر بھی بنے ارض و سما، دیکھیں تو

نورِ ایمان سے ہو جائیں منور یہ بھی
حسن و احسانِ مسیحا کی جِلاء دیکھیں تو

آپ تشریف یہاں لائیے بس جلدی ہی
اپنے "بیماروں" کو خود آپ ہی آ دیکھیں تو

اور پھر یہ بھی کہ یہ آپ کا خادم، اشرف
کس طرح رہتا ہے یاں نغمہ سرا دیکھیں تو

دیکھیں، منظور گزارش میری کب ہو جائے

اور ہم سب کی سعادت کا سبب ہو جائے

تضمینِ حقائق

(محترم جناب چودھری شبّیر احمد صاحب واقفِ زندگی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل فارسی شعر میں مضمر بے شمار حقائق میں سے چند ایک کو اردو میں منظوم کرنے کی سعیٔ ناچیز

سینہ مے باید تہی از غیر یار ٭ دل ہمے باید پُر از یادِ نگار

کچھ نہ ہو سینہ میں جز جلوۂ یار ‏ ‏ ‏ دل کے آئینے میں ہو روئے نگار

عشق ہے متقاضیٔ دیدارِ یار ‏ ‏ ‏ گوشۂ تنہائی میں گفتارِ یار

سرفروشی کی تمنا عشق ہے ‏ ‏ ‏ دار اسکے دل کی ہے آئینہ دار

عشق کی توہین ہے نقشِ دوئی ‏ ‏ ‏ عشق کا توحید پہ ہے انحصار

عشق ہے اک رہروِ راہِ فنا ‏ ‏ ‏ موت میں اس کے لئے صبر و قرار

عشق کا دعویٰ اسی دم کیجیو ‏ ‏ ‏ ان حقائق کا ہو جب تُو پاسدار

صاف رکھ شبیر تُو بھی لوحِ دل

"سینہ می باید تہی از غیرِ یار"

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کفارِ مکہ کا منصوبہ

عن ابن عباسؓ قال تشاورت قریش لیلۃ بمکۃ فقال بعضہم اذا اصبح فاثبتوہ بالوثاق یریدون النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم وقال بعضہم بل اقتلوہ وقال بعضہم بل اخرجوہ فاطلع اللہ نبیّہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک فبات علیٌّ علی فراش النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ وخرج النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم حتّی لحق بالغار وبات المشرکون یحرسون علیًّا یحسبونہ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم فلمّا اصبحوا ثاروا علیہ فلمّا راوا علیًّا ردّ اللہ مکرہم فقالوا این صاحبک ھذا قال لا ادری فاقتصوا اثرہ فلمّا بلغوا الجبل اختلط علیہم فصعدوا الجبل فمرّوا بالغار فراوا علی بابہ نسج العنکبوت فقالوا لو دخل ھٰھنا لم یکن نسج العنکبوت علی بابہ فمکث فیہ ثلاث لیالٍ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک رات مکہ میں قریش نے باہمی مشورہ کیا۔ بعض سرداروں نے ان میں سے کہا کہ صبح ہوتے ہی انہیں زنجیروں میں جکڑ دو۔ ان کی مراد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ بعض نے کہا کہ نہیں اسے قتل کر دینا چاہیئے۔ کچھ سرداروں نے کہا کہ اس کو جلا وطن کر دو، یہاں سے نکال دو۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے ان منصوبوں سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرمادیا۔ چنانچہ اس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے بستر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رات بسر کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم راتوں رات مکہ سے نکل غارِ ثور میں پہنچ گئے۔ جب صبح ہوئی تو کافر بڑے جوش سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بستر پر حملہ آور ہوئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ تو علیؓ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انکی تدبیر کو ناکام کر دیا ہے کفار نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کے ساتھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ تو حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ تب وہ کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نشانات کے پیچھے چل پڑے۔ جب وہ جبلِ ثور کے پاس پہنچے تو ان پر معاملہ مشتبہ ہو گیا۔ وہ پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے۔ وہاں یہ غار کے پاس سے گزرے انہوں نے اس غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس غار کے اندر گئے ہوتے تو دروازہ پر یہ جالا موجود نہ رہ سکتا تھا۔ (چنانچہ وہ وہیں سے واپس ہو گئے)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین راتیں اسی غار میں گزاریں۔

تشریح ۔ کفارِ مکہ نے ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی اذیتیں پہنچائیں اور پھر آخری فیصلہ کے لئے سردارانِ قریش کی خاص کانفرنس ہوئی جس میں مختلف آراء پیش ہوئیں کسی نے کہا کہ حضورؐ کو مکہ ہی میں قید کر دیا جائے۔ دوسروں نے آپؐ کے قتل کی تجویز پیش کی۔ اور کچھ لوگوں نے یہ رائے دی کہ آپؐ کو قتل بھی نہ کیا جائے اور قید بھی نہ کیا جائے بلکہ آپؐ کو مکہ بدر کر دیا جائے جہاں چاہیں چلے جائیں۔ ہر تجویز کا ان لوگوں نے جائزہ لیا۔ قید کی صورت میں لوگ آپؐ کے پاس آتے رہیں گے اور متاثر ہوتے رہیں گے۔ جلاوطن کر دینے سے بھی بات ختم نہ ہوگی بلکہ یہ دین دوسرے علاقوں میں بھی پھیل جائے گا اسلئے کفار نے آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دینے کا فیصلہ کیا۔ نیز یہ کہ قتل کا ارتکاب جملہ قبیلوں کے نمائندوں کے مشترکہ اقدام سے ہو تا بنو ہاشم کسی ایک قبیلے کے خلاف انتقام کے لئے کھڑے نہ ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے منصوبہ میں ناکام کر دیا اور اپنی خاص قدرت اور رہنمائی سے آپ کو غار میں محفوظ رکھ کر مدینہ منورہ بخیرو عافیت پہنچا دیا اور آپؐ آخرکار اپنے مشن میں کامران ہوئے اور آپؐ کے دشمن ناکام و نامراد رہے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نہیں احمدیت کوئی شے نرالی

(محترم جناب عبدالمنان صاحب ناہید راولپنڈی)

تہی درد و خوفِ خدا سے ہی خالی
طبیعت تری تھی بھی ہو لا اُبالی

بڑا کام ہے گو سیاست حکومت
تجھے کیا، مرا ظرف ہے ان سے عالی

ہزاروں کئے آپ نے وار ہم پر
ہزاروں گئے آپ کے وار خالی

ذرا حشر کے روز کو یاد کیجے
نہ کام آویں گے یہ اہالی موالی

کہ تم نے تجدید و احیاء کے دعوے
کوئی راہ اصلاح کی بھی نکالی؟

اگر جبر و اکراہ ہے دینِ مومن
تو پھر اپنی دُنیا کا اللہ والی

کبھی مہدیٔ وقت کو دیکھ لیجے
حَکَم اس کا قول اس کا مسلک مثالی

کبھی آپ آکر ہمیں پُوچھ لیجے
نہیں احمدیت کوئی شے نرالی

عرب میں جمال اپنا جس نے دکھایا
یہ ہے اس کا اظہارِ شانِ جمالی

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پُر انوار چہرۂ مبارک کے متعلق پانچ شہادتیں

{ ہم صفحہ ٹائیٹل پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا فوٹو شائع کر رہے ہیں۔ اس بارے میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی مرسلہ مندرجہ ذیل پانچ شہادتیں نہایت دلچسپی سے پڑھی جائیں گی ——— (ایڈیٹر) }

——(۱)——

حضرت پیر صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کا بیان

حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی (وفات ۲۷ دسمبر ۱۸۸۵ء) کے عقیدت مندوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ حضرت صوفی صاحب حضرت اقدسؑ کا چہرۂ مبارک دیکھتے ہی پکار اُٹھے ؎

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

۱۸۸۴ء کے ایک اشتہار میں لکھتے ہیں:-

"سن شریف حضرت (میرزا غلام احمد قادیانی) کا قریباً ۴۰ یا ۴۵ سال ہوگا۔ اصلی وطن اجداد کا قدیم ملک فارس معلوم ہوتا ہے۔ نہایت خلیق صاحب مروّت و حیا، جوان رعنا، چہرہ سے محبتِ الٰہی ٹپکتی ہے۔ اے ناظرین میں سچی نیت اور کمال جوش صداقت سے التماس کرتا ہوں کہ بیشک وشبہ جناب میرزا صاحب موصوف مجدّدِ وقت اور طالبانِ سلوک کے لئے کبریتِ احمر اور سنگ دلوں کے واسطے پارس اور تاریک باطنوں کے واسطے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضر اور منکرانِ اسلام کے واسطے سیف قاطع اور حاسدوں کے واسطے حجۃ بالغہ ہیں۔ یقین جانو کہ پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ آگاہ ہو کہ امتحان کا وقت آگیا ہے اور حجتِ الٰہی قائم ہو چکی ہے اور آفتاب عالمتاب کی طرح بدلائل قطعیہ ایسا ہادی کامل بھیج دیا ہے کہ سچوں کو نور بخشے اور ظلمات وضلالت سے نکالے اور جھوٹوں پر حجت قائم کرے"

(اشتہار رد حجب الاظہار مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

——(۲)——

حضرت مولانا حسن علی مسلم مشنری کی شہادت

حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری (ولادت ۲۲ اکتوبر ۱۸۵۲ء وفات ۱۸۹۶ء) شہرۂ آفاق مسلم مشنری تھے جن کے ہاتھ پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ آپ ۱۸۸۳ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ

میں لیکچر دینے کے بعد قادیان گئے اور حضرت مہدی موعودؑ کی زیارت کی۔ آپ اس ملاقات کا نقشہ درج ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں:۔

"اللہ اللہ سر سے پا تک ایک نور کے پُتلے نظر آتے تھے۔ جو لوگ مخلص ہوتے ہیں اور اخیر رات اُٹھ کر اللہ کی جناب میں رویا دھویا کرتے ہیں اُن کے چہروں کو بھی اللہ اپنے نور سے رنگ دیتا ہے اور جن کو کچھ بھی بصیرت ہے وہ اس نور کو دیکھ لیتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب کو تو اللہ نے سر سے پاؤں تک محبوبیت کا لباس اپنے ہاتھوں سے پہنایا تھا"

(رسالہ تائید حق طبع سوم صـ٦٦)

—(٣)—

مولانا ابوالکلام آزاد کے برادر مرحوم ابوالنصرہ کی شہادت

مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی مولانا ابوالنصرہ (متوفی ١٩٠٧ء) ١٢ مئی ١٩٠٥ء کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؑ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ فوراً بیعت کرلی۔ مولانا ابوالنصر نے مرحوم کے اخبار وکیل میں سفرِ قادیان اور حضور کی زیارت کا ذکر نہایت وجد آفریں انداز میں کیا۔ چنانچہ لکھا:

"میرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری کی شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے۔ بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے عمر تقریباً ٦٦ سال کی ہے۔"

(الحکم ٢٤ مئی ١٩٠٥ء و بدر ٢٥ مئی ١٩٠٥ء)

—(٤)—

ایران کے مستند عالم المہدی الحکیم کی شہادت

امیر محمد المہدی الحکیم بن محمد التقی بن جعفر ایران کے ممتاز عالم اور رسالہ حکمۃ کے ایڈیٹر تھے۔ آپ اپنی کتاب "مفتاح باب الابواب" مطبوعہ مصر ١٣٢١ھ میں "مرزا غلام احمد قادیانی" کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"و میرزا غلام احمد الآن فی (٧١) من عمرہ و ھو صحیح الجسم واسع الصدر کریم النفس یعرف اللغات الاوردیۃ والفارسیۃ والعربیۃ۔"

ترجمہ: اور میرزا غلام احمد اس وقت ٧١ برس کے ہیں اور وہ صحیح الجسم، کشادہ سینہ اور

شریف الطبع ہیں۔ آپ اُردو، فارسی اور عربی زبانیں جانتے ہیں۔"

(بحوالہ البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۲۰۰-۲۱۶)

(۵)

مرزا فرحت اللہ بیگ کی شہادت

برصغیر پاک و ہند کے ممتاز ادیب مرزا فرحت اللہ بیگ (ولادت ۱۸۸۴ء - وفات ۱۹۴۷ء) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

"اب ایک ایسے شخص سے میرے ملنے کا حال سنئے جو اپنے فرقے میں نبی سمجھا جاتا ہے اور دوسرے فرقے والے خدا جانے اس کو کیا کچھ نہیں کہتے۔ یہ کون ہے۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی بانی فرقہ احمدیہ۔ ان سے میرا رشتہ یہ ہے کہ میری خالہ زاد بہن ان سے منسوب تھیں اسلئے یہ جب کبھی دلی آتے تو مجھے ضرور بلا بھیجتے اور پانچ روپے دیتے۔ چنانچہ دو تین دفعہ اُن سے میرا ملنا ہوا مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے کبھی مجھ سے ایسی گفتگو نہیں کی جس کو تبلیغ کہا جا سکے۔ میں اس زمانے میں ایف اے میں پڑھتا تھا۔ زیادہ تر مسلمانوں کی تعلیم کا ذکر ہوتا تھا اور اس پر وہ افسوس ظاہر کیا کرتے تھے کہ مسلمان اپنی مذہبی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں اور جب تک مذہبی تعلیم عام نہ ہوگی اس وقت تک مسلمان ترقی کی راہ سے ہٹے رہیں گے۔

میرے ایک چچا تھے جن کا نام اعتماد الحق بیگ تھا۔ یہ بڑے فقیر دوست تھے۔ تمام ہندوستان کا سفر فقیروں سے ملنے کے لئے کیا۔ بڑی بڑی سخت ریاضتیں کیں۔ چنانچہ اس سے ان کی محنت کا اندازہ کر لیجئے کہ تقریباً چالیس سال تک یہ رات کو نہیں سوئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر دو ڈھائی گھنٹے کے لئے سو جاتے ورنہ سارا وقت یاد الٰہی میں گزارتے۔ ایک دن میں جو مرزا غلام احمد صاحب کے یہاں جانے لگا تو چچا صاحب قبلہ نے مجھ سے کہا" بیٹا میرا ایک کام ہے وہ کر دو اور وہ کام یہ ہے کہ جن صاحب سے تم ملنے جا رہے ہو ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ہیں"۔ میں سمجھا بھی نہیں اس سے ان کا کیا مطلب ہے۔ مگر جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں میں نے خود بھی ان کو ذرا غور سے دیکھا کیونکہ اس سے پہلے جو میں ان کے پاس جاتا تھا تو ہمیشہ نیچی آنکھیں کرکے بیٹھتا تھا اس دفعہ میں نے دیکھا اُن کا چہرہ بہت بارونق تھا۔ سر پر کوئی دو دو انگل کے بال ہیں۔ داڑھی خاصی نیچی ہے۔ آنکھیں جھکی جھکی ہیں۔ بات کرتے ہیں تو بہت متانت سے

کرتے ہیں مگر بعض وقت جھاڑ بھی جاتے ہیں۔ بہرحال وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے۔ "فرحت دیکھو اس شخص کو پاگل کبھی نہ کہنا۔ فقیر ہے اور یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں۔" میں نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا۔ فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے اس کی آنکھوں میں سبزی آجاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر ان میں دوڑ رہی ہے۔ میں نے اس وقت تو ان سے اس کی وجہ نہیں پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب فقراء اور اہل طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز ہے۔ اسی کا عکس آپ کے زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے۔"

(عالمی ڈائجسٹ کراچی
اکتوبر ۱۹۶۷ء [illegible])

درود شریف کے الفاظ کی دو روایتیں

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (احزاب ع) کہ اے مومنو! حضورؐ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے رہو۔ صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے درود کے لئے الفاظ دریافت کئے۔ اس بارے میں مختلف روایات ہیں:-

جناب مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی کتاب "ذکر اللہ" میں مندرجہ ذیل دو روایتیں شائع کی ہیں:-

(۱)

حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس صدقہ خیرات کرنے کے لئے مال نہ ہو اس کو چاہیئے کہ اپنی دعا میں یہ درود شریف پڑھا کرے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ (ابن حبان فی تصحیحہ القول البدیع بحوالہ ذکر اللہ مصنفہ مفتی محمد شفیع)

(۲)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کا مال بڑھ جائے اس کو چاہیئے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا کرے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

(زاد السعید مصنفہ مولانا تھانوی بحوالہ ذکر اللہ مصنفہ مفتی محمد شفیع صلہ)

نعت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

(محترم جناب آفتاب احمد صاحب بسمل۔ کراچی)

احمدِ مجتبیٰ خاتم الانبیاء رحمت العالمیں سرورِ دو جہاں
وجہِ تخلیقِ ارض و سما مصطفیٰ باعثِ رونقِ بزمِ کون و مکاں

وہ ہے شمس الضحیٰ وہ ہے بدر الدجیٰ وہ ہے صدر العلیٰ وہ ہے کہف الوریٰ
سدرۃ المنتہیٰ اُس کے زیرِ قدم وہ ہے خیر البشر فخرِ قدوسیاں

کس کے امکاں میں ہے بجز کبریا حق ادا کر سکے اُس کی توصیف کا
وہ ہے مخلوق کا نقطۂ انتہا اُس کی خاطر بنے ہیں زمین و زماں

اس سے توحید کی پھیلی ہر سُو ضیا معجزہ اس کو شق القمر کا ملا
اس سے قائم ہے انسانیت کا بھرم وہ ہے فخرِ رسل سیدِ انس و جاں

وہ جو موسیٰ کے اسرا میں تھا راہبر ابن مریم نے دی جس کی روشن خبر
کوہِ فاراں پہ وہ ہوا جلوہ گر بن کے اک ابرِ رحمت برائے جہاں

وہ جوابِ دُعائے ابو الانبیاء وہ مثیلِ کلیمؑ و عطائے خدا
اس سے بڑھ کر کسی کا نہیں مرتبہ اس کی تعریف میں سب ہیں رطب اللساں

وہ جو معراج کی شب کا تھا ماجرا جس میں محبوب داور بنا میہماں
اس کا ہے علم کس کو سوائے خدا یا حبیبِ خدا اس کا ہے رازداں

اس کا فیضان جاری قیامت تلک اسکے شیدائی ہیں اِنس و جان و مَلک
وہ ہے جُود و عطا کا یمِ بیکراں اسکی روحانیت ہے ورائے گماں

قرآنِ عظیم کا اعجاز

(محترم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب بنگالی مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری شریعت "قرآن کریم" کو ایک کامل اور مکمل صورت میں ہمارے پیارے آقا و ہادیٔ اعظم سید الاوّلین و الآخرین فخرِ موجودات سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما کر مخلوقِ خدا کے لئے ابدی نجات کا سامان مہیا فرمایا ہے اور اس کتابِ عظیم کو ایک عظیم الشان معجزہ قرار دیا ہے۔ اس کلامِ الٰہی کو کسی قوم، کسی ملک اور کسی طبقہ کے لئے مخصوص نہیں قرار دیا بلکہ سب طبقات، ہر ملک اور ہر قوم اور ہر معاشرہ کے لئے اس کے فیوض اور برکات جاری و ساری ہیں اور اس کے افضال و انوار ہر قوم اور ہر ملک پر حاوی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اعلان فرمایا۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ اے ہمارے پیارے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم تُو لوگوں کے سامنے اس حق کی منادی اور تبلیغ کر، ان کو یہ تعلیم دے کہ اے لوگو! میں کسی مخصوص قوم کے لئے نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی میری تعلیم مختص الزمان اور مختص القوم ہے بلکہ یہ زندگی بخش تعلیم ساری اقوامِ عالم کے لئے ہے اور اس کی برکات و فضائل قیامت تک ممتد ہیں۔

جب قرآن کریم کا یہ اعلان ابتداءً تمام عالم میں کیا گیا تو لوگ اور فرقے و قبیلے اسلام، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن عظیم کی مخالفت میں کھڑے ہوگئے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم اس کتاب کو اور اس رسول کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر دم لیں گے۔

اس کے برعکس اسلام کے زندہ اور غالب خدا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اعلان کروایا کہ اس کتابِ عظیم کو ہم ہی اتارنے والے ہیں اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس صداقت کو مٹانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوگی۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر) کہ ہم نے ہی قرآن پاک کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہ محض ایک دعویٰ نہیں تھا بلکہ حقیقت تھی جو اقوامِ عالم کو تسلیم کرنی پڑی۔ ظاہر ہے کہ مخالفینِ اسلام اس عظیم الشان اور بے نظیر کلامِ الٰہی کا مقابلہ کس طرح کر سکتے تھے جبکہ خدا تعالیٰ نے اس کتاب کو عظیم معجزہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ
عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝

یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
تو ان کو کہدے کہ اگر انس و جن مل کر بھی اس
عظیم الشان کتاب کی مثل اور نظیر لانے کی
کوشش کریں تو وہ بھی ایسا نہیں کر سکیں گے
اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد سے اور
باہمی کوشش سے ایسا کرنے کی جرأت کریں۔"

اسی تحدّی کو ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے:۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا
عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ
مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(سورہ بقرہ)

اہل عرب جو اپنے آپ کو افصح اللسان و البیان سمجھتے تھے انہوں نے اس کتاب عظیم کو حقارت کی نظر سے دیکھا مگر اس کتاب عظیم کے دعویٰ کو جھٹلا نہ سکے۔ تمام جن و انس کو مقابلہ کے لئے بلایا گیا مگر سب گونگے اور عاجز آگئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ معجزہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی کتنی اقسام ہیں؟ معجزہ کی تعریف مختلف زمانوں میں مختلف لوگوں نے مختلف بیان کی ہے۔ متکلمین کے نزدیک معجزہ وہ امر ہے جس کو اللہ تعالیٰ کسی پیغمبر کے دعویٰ کی صداقت کے لئے دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔

اشاعرہ فرقہ کے نزدیک معجزہ کی یہ تعریف ہے کہ خدا کا فعل ہو، خارق عادت ہو، اس کا معارضہ ناممکن ہو، مدعی نبوت سے ظاہر ہو۔

اِس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معجزہ کی تعریف اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۷ میں یوں بیان فرمائی ہے:۔

"معجزہ ایسے امرِ خارق عادت کو کہتے ہیں کہ فریق مخالف اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز آجائے خواہ وہ امر بظاہر نظر انسانی طاقتوں کے اندر ہی معلوم ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف کا معجزہ ملک عرب کے تمام باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا اگرچہ بنظر سرسری انسانی طاقتوں کے اندر معلوم ہوتا تھا لیکن اس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے تمام باشندے عاجز آگئے۔ پس معجزہ کی حقیقت سمجھنے کے لئے قرآن شریف نہایت روشن مثال ہے۔"

پس معجزہ سے ایسا امرِ خارق مراد ہے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور راستباز نبیوں اور اولیاء کی صداقت کے طور پر ظاہر ہوتا ہے اور دشمن اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ معجزات کا ظہور نبیوں کی صداقت کی دلیل ہے۔ جس مذہب میں معجزات کا وجود نہیں ہے وہ زندہ مذہب نہیں کہلا سکتا۔ زندہ کتاب وہی کہلا سکتی ہے جس کے ذریعہ معجزات کا ظہور ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"جس مذہب میں زندہ معجزات نہیں وہ دین قائم رہ ہی نہیں سکتا۔" (ملفوظات احمدیہ جلد ۲)

پس قرآن عظیم ہمیشہ کے لئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ز

ایڈیٹر کے نام ایک مکتوب

حضرت مخدومی المعظم!

آج پٹھان ملا۔ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب کے مضمون کے تعاقب میں جو جھوٹ لکھے گئے ہیں اُنکے جواب حضرت المصلح الموعودؓ کے رقم فرمودہ ٹریکٹ معنونہ "ڈاکٹر سر محمد اقبال اور احمدیہ جماعت" مطبوعہ ۱۹۳۵ء میں شائع شدہ موجود ہیں۔ یہ پمفلٹ الفضل میں بھی شائع شدہ موجود ہے اور میں نے انہی دنوں کلکتہ میں احمدیہ ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے اسے چھپوا کر ایک لفافہ میں ملفوف کر کے علامہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کو خود بھی پوسٹ کیا تھا لیکن وہ خاموش رہے۔ گویا خود علامہ صاحب نے بھی اپنے والد ماجد اور برادر بزرگ اور برادر زادے کی احمدیت کا انکار نہیں فرمایا تھا۔

مکرم حمید نظامی صاحب نے بھی اسی قسم کا مضمون لکھا تھا۔ میں نے انہیں لکھا مطبوعہ پمفلٹ اور الفضل ۱۹۳۵ء دکھانے کا میں ذمہ لیتا ہوں۔ آپ اس کی تردید علامہ صاحب کے کسی بیان، خط یا تحریر سے دکھانے کی ہمت کریں۔

کتابچہ عمرانی نظر کے مثالی والی تحریر جس میں علامہ اقبال نے جماعت احمدیہ کو "اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ" قرار دیا تھا۔ اس پر نوائے وقت نے لکھا ایک فقرہ سیاق سباق کے بغیر الفضل میں شائع کر دیا ہے اصل مضمون ہو تو حقیقت معلوم ہو۔ میں نے مشہور ادیب قریشی محمد عبد اللہ صاحب لاہوری کا شائع کردہ اصل کتابچہ رجسٹری کے ذریعہ بھیجا اور لکھا کہ الفضل کا حجم کم ہے آپ کا وسیع۔ آپ اس کتابچہ کے پانچ صفحے پہلے اور پانچ صفحے اس فقرے کے بعد کے شائع کر دیں تاکہ الفضل میں شائع شدہ فقرے کا سیاق و سباق آپ کے ناظرین کے سامنے آجاوے۔

انہوں نے یہ بھی لکھا کہ علامہ کی بیعت اشتعال انگیز غلط بیانی ہے۔ میں نے لکھا فون آپ کی میز پر ہے اور انجمن حمایت اسلام کے صدر خان بہادر مولوی غلام محی الدین صاحب کے دفتر اور گھر میں بھی ٹیلیفون موجود ہے۔ خواجہ نذیر احمد صاحب بار ایٹ لا کے ہاں بھی ٹیلیفون ہے آپ ابھی دونوں کو فون کر کے دریافت کریں کہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے علامہ کی بیعت کی شہادت کیوں دی۔ مولوی غلام محی الدین صاحب نے شہادت میں فرمایا تھا کہ علامہ اقبال صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بیعت میری آنکھوں کے سامنے کی اور خواجہ صاحب نے اپنے باپ کی چشم دید شہادت بیان کی۔ میرے اس خط پر نظامی مرحوم نے کامل سکوت اختیار فرمالیا۔

نیاز آگین خادم حکیم مبارک احمد خان (ایمن آبادی)

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
HOT KETCHUP
Plum Jam
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ، لاہور
ORIENT

FINE

MARBLE INDUSTRIES (Regd.)

MARBLE SPECIALISTS, ARTISTS, PROCESSORS
EXPORTERS & IMPORTERS

- ★ Artistic
- ★ Marble
- ★ Handicrafts
- ★ Flooring
- ★ Stairs
- ★ Fountains
- ★ Bird Baths

and all others decorations best & selected quality guaranteed.

For your Bungalows, Houses, Buildings, Gardens, Theatres, Bathrooms, and other requirement our Factory can supply you Marble of different colours i.e., White Black — Pink — Maroon — Grey — Zebra and white with green Lines and Shades, of all sizes tiles and slabs. We specially manufacture tile of Baths 4"x4"x8"3/8 and 6"x6"x3/8" at very reasonable competitive rates Kindly contact our SALE CENTRE for your requirements of MARBLE.

2, South East Corner,
Central Com. Area off Tariq Road,
Opp. P.B.S. Petrol Pump
P.E.C.H.S. KARACHI—29.

Managing Partner:

Fine Marble Industries

27/268, Industrial Area,
KORANGI, (KARACHI)
Phone 414248

Title printed at Nusrat Art Press, Rabwah.